پاکستان میں اردو سیرت نگاری کا فروغ

(1947ءتاحال)

Development of Urdu Seerah Writing in Pakistan (1947-To Date)

Dr. Muhammad Sohail Shafiq

Associate Professor, Department of Islamic History, University of Karachi, Karachi

Email: msshafiq@uok.edu.pk

ABSTRACT:

Seerah Writing, as an important branch of Muslim historiography has been the center of study, research and attention of Muslim and non-Muslim historians. After the success in the struggle to achieve Pakistan, for the establishment of an Islamic society, the implementation of the Islamic Sharia and the promotion of justice and fairness, it was necessary that Islamic scholars should make Seerah of the Holy Prophet ﷺ the center of their academic and practical activities. This is the reason that after the establishment of Pakistan, with the increase in the study of Seerah of the Holy Prophet, the scope of Seerah Writing became wider. The Seerah of the Holy Prophet was studied in the context of new situations and new problems and in the light of modern sciences, due to which new trends in Seerah Writing also came out.

After the establishment of Pakistan, the trend of objectivity in Seerah writing is seen to be dominant, moreover, the trend of thinking about different aspects of the Seerah of the Holy Prophet ﷺ was also established. Special attention was paid to the authenticity of Seerah Writings.

In 1977, for the first time, Seerah Writing was encouraged at the governmental level and several measures were taken for the promotion and publication of Seerah Writing. The establishment of "National Rehmatul-lil-Alameen wa Khatam-ul-Nabiin Authority Pakistan" is also an important step in this regard taken by the Government of Pakistan.

In this article, it is intended to review the development of Seerah Writing in Pakistan since the establishment of Pakistan to date.

***Keywords**: Holy Prophet ﷺ, Seerah Writing, Pakistan, Ministry of Religious Affairs and Inter-faith Harmony (Islamabad)*

سیرت نگاری، مسلم تاریخ نویسی کی ایک اہم اور مستقل شاخ کی حیثیت سے مسلم و غیر مسلم مورخین کے مطالعہ و تحقیق اور توجہ کا مرکز رہی ہے۔ سیرت نگاری کا آغاز نبی کریم ﷺ کی بعثت مبارکہ سے بھی بہت پہلے ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ کی اس دنیائے رنگ و بو میں تشریف آوری سے قبل ہی الہامی و غیر الہامی کتب و صحائف میں آپ ﷺ کا ذکرِ مبارک ملتا ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں سیرت نگاری کے حوالے سے اتنا کام ہوا ہے کہ اس کا محض شمار کرنا بھی مشکل ہے۔

عربی زبان میں سیرت کے حوالے سے ابتدائی کتب کے مؤلفین میں عروہ بن زبیرؒ (م ۹۴ھ)، ابان بن عثمانؒ (۱۰۰ھ)، ابن شہاب زہریؒ (۱۲۳ھ/۱۲۴ھ)، موسیٰ بن عقبہؒ (۱۴۱ھ)، محمد بن اسحاقؒ (۱۵۱ھ)، ابو معشر سندھیؒ (۱۷۰ھ)، محمد بن عمر الواقدیؒ (۲۰۷ھ)، عبدالملک بن ہشامؒ (۲۱۳ھ) بالخصوص قابلِ ذکر ہیں۔ ابنِ ہشام کی کتاب السیرۃ النبویہ، جسے ابنِ ہشام نے خود هذا كتاب سيرة رسول الله ﷺ لکھ کر متعارف کرایا، آج سیرت نبوی ﷺ کا سب سے مقبول، مستند اور متداول ماخذ سمجھی جاتی ہے جس کا دنیا کی اہم ترین زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

اردو زبان کا دامن بھی نگارشاتِ سیرت سے نہ صرف یہ کہ باثروت ہے بلکہ عربی زبان کے بعد اردو زبان ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سیرت طیبہ ﷺ پر سب سے زیادہ کتابیں، مضامین و مقالات اسی زبان میں لکھے گئے ہیں۔ اردو زبان میں سیرت نگاری کا آغاز نظم و نثر میں لکھے جانے والے مولود ناموں سے ہوا جنھیں میلاد کی محافل میں پڑھا جاتا تھا۔ جب کہ اردو زبان و ادب میں سر سید احمد خاں کی "الخطبات الأحمدية في العرب والسيرة المحمدية" سے ایک نئے دور کا آغاز ہوا، جسے سر سید نے مشہور مستشرق سر ولیم میور (Sir Willium Muir) کی کتاب لائف آف محمد (The Life of Mahomet) کے جواب میں لکھا تھا۔ سر سید کی یہ کتاب اپنی زبان و بیان اور طرزِ استدلال کے باعث اردو سیرت نگاری میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اردو سیرت نگاری کو درجِ ذیل تین ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے:

ا۔ میلاد ناموں کا دور۔ یہ اردو سیرت نگاری کا بالکل ابتدائی دور رہا۔ میلاد ناموں میں زیادہ تر ولادتِ نبوی ﷺ اور اس سے متعلقہ بیانات پر زور ہوتا تھا۔ علاوہ ازیں معجزات و شمائل نبوی ﷺ کے بیان پر خاص توجہ ہوتی تھی۔ ان میلاد ناموں میں بڑی تعداد میں ضعیف و بے اصل روایات بھی ان کا حصہ ہوا کرتی تھیں۔

۲۔اردو سیرت نگاری کے دوسرے دور کا آغاز سر سید احمد خان کی کتاب "خطباتِ احمدیہ" سے ہوتا ہے۔اردو سیرت نگاری میں تحقیقی اور تجزیاتی اسلوب کو سر سید احمد خان نے متعارف کرایا۔ جس کی پیروی بعد کے اکثر سیرت نگاروں نے کی۔ سر سید کی سیرت نگاری سے شروع ہونے والے اس دور کو سیرت نگاری کا عہدِ زریں قرار دیا جاتا ہے۔[1]

۳۔اردو سیرت نگاری کے تیسرے دور کا آغاز قیام پاکستان سے ہوتا ہے۔ جو ہمارے اس مقالے کا موضوع ہے۔

برصغیر کے مسلمانوں کے لیے صرف ایک آزاد مملکت کا حصول ہی مقصدِ آخر نہ تھا۔ بلکہ اس کا حصول اس سرزمین پر ایک اسلامی معاشرے کے قیام، شریعت اسلامی کے نفاذ اور عدل و انصاف کی ترویج کے لیے تھا۔ان مقاصد کے حصول کے لیے ضروری تھا کہ علماء واہلِ دانش سیرت طیبہ ﷺ کو اپنی علمی و عملی سرگرمیوں کا مرکز و محور بنائیں۔ یہی وجہ ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد مطالعہ سیرت میں اضافے کے ساتھ سیرت نگاری کا دائرہ وسیع تر ہوتا گیا۔ نئے حالات اور نئے مسائل کے تناظر اور جدید علوم کی روشنی میں سیرت طیبہ ﷺ کا مطالعہ کیا گیا جس کے باعث سیرت نگاری کے نئے رجحانات بھی سامنے آئے۔

قیامِ پاکستان کے بعد سے اب تک کے عرصے میں، جو چھہتّر سالوں پر محیط ہے، سیرۃ النبی ﷺ پر مختلف النوع تصانیف کی کثرت نے یہ تقریباً ناممکن بنادیا ہے کہ تمام نگارشات کو شمار کیا جاسکے۔ البتہ اس کا ایک مختصر جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر انور محمود خالد لکھتے ہیں: "قیامِ پاکستان کے بعد اگرچہ مختلف فقہی دبستانوں اور مسالک کے حامل مصنفین نے اپنے اپنے نقطہ نظر کے مطابق سیرت نگاری کی،البتہ بعض ایسے روشن خیال سیرت نگار بھی منظرِ عام پر آئے جنھوں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کو نئے علوم، نئے حالات اور اور نئے مسائل کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ یہ مصنفین مشرقی و مغربی علوم سے واقفیت رکھتے تھے اور آنحضرت ﷺ کی سیرت و کردار کو شمعِ ہدایت جان کر اس سے کسبِ نور کرتے رہے۔ سیرت پر ضخیم کتابیں بھی وجود میں آئیں اور مختصر بھی، روایتی طرز کی بھی اور افسانوی انداز کی بھی۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے جزوی پہلوؤں (مثلاً غزوات، اخلاق، معراج، مکتوبات، شمائل، ہجرت وغیرہ) پر بھی الگ الگ کتابیں لکھی گئیں اور سیرتِ نبوی ﷺ پر مضامین، مقالات اور خطبات وغیرہ کے مجموعوں کی شکل میں بھی۔ غرض یہ کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہنے دیا گیا۔" علاوہ ازیں اخبارات و رسائل کے سیرت نمبر بھی خاصی تعداد میں شائع ہوئے۔[2]

قیامِ پاکستان کے بعد سیرت پر لکھی جانے والی کتابوں اور اس دور کے امتیازات کے حوالے سے ڈاکٹر سید عزیزالرحمٰن رقم طراز ہیں: "ایک تو اس دور میں پہلے دونوں ادوار کے برعکس رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور سیرتِ طیبہ

کے مختلف پہلوئوں پر علیحدہ علیحدہ غور و فکر کا رجحان قائم ہوا۔ جس کے نتیجے میں مختلف پہلوؤں پر علیحدہ علیحدہ کتب اور وقیع مقالاتِ سیرت کے ادب میں شامل ہوئے۔ مثال کے طور پر، آپ ﷺ بہ حیثیت سپہ سالار، بہ حیثیت مقنن، بہ حیثیت شوہر، اور آپ ﷺ کی خانگی و عائلی زندگی، آپ کے مکتوبات، خطبات، مکالمات، آپ کے سفیر اور سفارتی تعلقات، آپ ﷺ کی سیاسی زندگی، معاشی پہلو، معاشرتی اور سماجی پہلو، آپ کے قضایا اور فیصلے، آپ بہ حیثیت ماہر نفسیات اور آپ ﷺ کی فصاحت و بلاغت، آپ ﷺ کی خطابت، تعلیم و تربیت کے سلسلے میں آپ ﷺ کی ہدایات، اخلاقِ نبوی، وغیرہ۔ یہ تمام موضوعات مطالعہ سیرت کی بے پناہ وسعتوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ دوسرے اس عہد میں بیانِ سیرت کی استناد پر بھی شعوری طور پر توجہ دی گئی اور بنیادی اور اہم ماخذ سیرت سے استفادے کا رجحان پیدا ہوا۔[3]

پاکستان میں سیرت نگاری کے فروغ کے حوالے سے 1977ء تا 1987ء کا عشرہ بہت اہمیت اور متعدد خصوصیات کا حامل ہے۔ 5 جولائی 1977ء کو جنرل محمد ضیاء الحق نے ملک کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد ملکی قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ سرکاری سطح پر اسلامی تقریبات و روایات کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی بھی کی۔ حکومت نے پہلی بار سرکاری سرپرستی میں سیرت اور سیرت نگاری کی ترویج واشاعت کے لیے درجِ ذیل اہم اقدامات کیے:

1۔ ہر سال 12 ربیع الاول کو نبی کریم ﷺ کا یومِ ولادت سرکاری سطح پر منانے کا خصوصی اہتمام۔

2۔ نبی کریم ﷺ کے یومِ ولادت کے موقع پر دارالحکومت اسلام آباد میں وفاقی مذہبی امور، حکومتِ پاکستان کے زیر اہتمام قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد، جس میں ملک بھر سے علماء و مشائخ اور مذہبی اسکالروں کو سرکاری مہمان کی حیثیت سے مدعو کیا جانا۔

3۔ قومی سیرت کانفرنس میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوئوں پر علمائے کرام کا مقالات پڑھنا اور افتتاحی اجلاس سے صدر مملکت کا خطاب کرنا۔

4۔ حکومت کی جانب سے ہر سال سیرت کے موضوع پر مقابلہ مقالہ نویسی اور مقابلہ کتب سیرت کا فیصلہ اور قومی سیرت کانفرنس کے موقع پر اول، دوم، سوم آنے والے مقالہ نگاروں کو نقد انعام اور توصیفی اسناد کا دیا جانا۔

5۔ سیرت کانفرنسوں میں پڑھے جانے والے مقالات اور مقابلے میں شریک منتخب مقالات کو مرتب و مدون کر کے کتابی صورت میں شائع کیا جانا۔

حکومتی سرپرستی کے نتیجے میں ۱۹۸۰ء/۱۴۰۰ھ کے بعد اردو سیرت نگاری میں اضافے کا رجحان بھی سامنے آیا۔اس عہد میں سیرت نگاری نے اپنے دامن کو بے حد وسیع کیااور فنِ سیرت نے خوب ترقی کی،اس دوران نئے موضوعات پر لکھا گیا، نئے محققین سامنے آئے، دیگر زبانوں سے ترجمے ہوئے، بڑی تعداد میں سیرت نمبر شائع ہوئے، نئے اسالیب سامنے آئے، تحقیقی ذوق پروان چڑھا،اور روایت کے ساتھ ساتھ درایتی و تجزیاتی پہلو بھی سیرت نگاری کا حصہ بنا۔[4]

"جدید اردو کتابیاتِ سیرت" جو کہ ۱۹۸۰ء کے بعد کے تیس برسوں پر محیط ہے، سے معلوم ہوتا ہے کہ تیس برسوں میں اردو زبان میں سیرت النبی ﷺ کے مختلف عنوانات کے تحت جو کتب تالیف و ترتیب دی گئیں ان کی تعداد تقریبا۱۷۸۵ ہے۔[5]

حکومتی سرپرستی میں سیرت نگاری کے فروغ کا یہ سلسلہ جاری ہے اور ہر سال وزارتِ مذہبی امور حکومت پاکستان کے زیر اہتمام ۱۲ ربیع الاول کے موقعے پر قومی سیرت کانفرنس، مقابلہ مقالاتِ سیرت اور کتبِ سیرت کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں سیرت نگاری کے فروغ کے سلسلے میں دوسرا سرکاری قدم ۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۳ھ/۲۰۲۱ء کو رحمۃ للعالمین اتھارٹی[6] کا قیام عمل میں لایا جانا تھا۔ جس کا بنیادی مقصد نوجوانوں کی کردار سازی کے لیے سیرت النبی اور احادیث پر تحقیق کرنا تھا۔اس کے علاوہ سیرت نبوی کو نصاب کا حصہ بنانا بھی اس کے قیام کے مقاصد میں شامل تھا۔

نمائندہ کتبِ سیرت

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا پاکستان سے شائع شدہ کتب میں مصنفین کی کاوشوں کے نتیجے میں سیرتِ طیبہ اور اسوہ حسنہ کے بہت سے ایسے پہلو شامل ہوئے جن سے پہلے زیادہ اعتنا نہیں کیا گیا تھا۔ وہ نمایاں ترین کتب جنھیں پاکستان میں اردو سیرت نگاری کی علمی تاریخ کی نمائندہ کتب قرار دیا جا سکتا ہے درج ذیل ہیں:

سیرتِ فخرِ دوعالم(۱۹۴۸ء)/عطاء اللہ خاں عطاٹونکی، سیرتِ کبریٰ(س ن)/ابوالقاسم رفیق دلاوری، حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ (۱۹۵۳ء)/ملا واحدی، محسنِ انسانیت (۱۹۶۰ء)/نعیم صدیقی، پیغمبرِ انسانیت (۱۹۸۳ء)/مولانا شاہ محمد جعفر پھلواری، سیرتِ سرورِ عالم ﷺ(۱۹۷۸ء)/مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، انسانِ کامل (۱۹۷۲ء)/ڈاکٹر خالد علوی، ضیاء النبی (۱۹۹۹ء)/ پیر کرم شاہ الازہری، سیرت احمد مجتبیٰ(۱۹۸۸ء) / شاہ مصباح الدین شکیل، سید الوریٰ(۱۹۹۶ء)/عبدالدائم دائم، سیرت خاتم النبیین(۲۰۰۱ء)/حکیم محمود احمد ظفر، ہادیٔ اعظم (۱۹۹۱ء)/سید فضل الرحمٰن، حیاتِ رسولِ امی ﷺ (۲۰۰۴ء)/ خالد مسعود، الامین ﷺ(۲۰۰۶ء)/ محمد رفیق ڈوگر، محبوبِ

خدا(۲۰۰۰ء)/ چوہدری افضل حق، نورِ مبین(۱۹۹۳ء)/ ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی، کتاب خلیلی سیرت رحمۃ للعالمین (۲۰۰۱ء)/ سید محمد رضائے غوث، پیغمبر اعظم ﷺ(۱۹۸۴ء)/ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، خیر البشر ﷺ(س ن)/ مولانا محمد اسماعیل آزاد،، سیرت النبی ﷺ(۲۰۰۵ء)/ ڈاکٹر نعیم تقوی، آیات ظہور آنحضور ﷺ(۲۰۰۰ء)/ محمد جمال خان گورمانی، حیاتِ طیبہ (۲۰۱۳ء)/ محمد ابراہیم فیضی۔

قیامِ پاکستان کے بعد سیرت نگاری کے مختلف رجحانات بھی سامنے آئے۔ نمایاں رجحانات واسالیب درجِ ذیل ہیں: داعیانہ اور مصلحانہ، تحریکی وانقلابی، ادبی، محاکاتی اسلوب، عسکریاتِ سیرت، موضوعاتی سیرت نگاری، سیرت نگاری کا عوامی رجحان، منظوم کتبِ سیرت، خواتین کی سیرت نگاری، بچوں کا سیرتی ادب، مطالعہ سیرت اور مستشرقین۔ جن کا مختصر تعارف درجِ ذیل ہے:

داعیانہ اور مصلحانہ رجحان

قیامِ پاکستان کے بعد سیرت نگاری میں ایک نمایاں رجحان داعیانہ اور مصلحانہ سیرت نگاری کا ہے۔ سیرت نگاروں نے نئی مملکت کے باشندوں کی تعمیر سیرت اور اصلاح کے پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے کتابیں لکھیں۔ جن میں سے چند کے نام درجِ ذیل ہیں: حیاتِ طیبہ (۱۹۶۰ء)/ محمد عبدالحیٔ، داعی اعظم ﷺ(۱۹۷۹ء)/ محمد یوسف اصلاحی، اسوہ رسول کریم ﷺ(۱۹۸۰ء)/ڈاکٹر عبدالحیٔ وغیرہ۔

تحریکی وانقلابی رجحان

قیامِ پاکستان کے بعد لوگوں میں تحرک پیدا کرنے اور فکر و نظر کے زاویوں کو تبدیل کرنے اور پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے لیے جدوجہد کرنے والے کارکنوں کی تربیت کے نقطہ نظر سے تحریکی وانقلابی رجحان کے تحت بھی سیرت کی کتابیں لکھی گئیں۔اس سلسلے کی نمائندہ کتاب نعیم صدیقی کی "محسنِ انسانیت ﷺ" ہے۔ محسنِ انسانیت میں جس تحریکی اور انقلابی اسلوب کو پیش کیا گیا، بعد میں آنے والے متعدد سیرت نگاروں نے اسے اختیار کیا اور سیرت نبوی ﷺ کو تحریکی وانقلابی روح کے ساتھ پیش کیا۔[7] چند کے نام درجِ ذیل ہیں: محسنِ انسانیت ﷺ (۱۹۶۰ء)/ نعیم صدیقی، رسولِ اکرم ﷺ کی حکمتِ انقلاب (۱۹۸۱ء)، انسانِ کامل ﷺ/ خالد علوی۔

ادبی رجحان

پاکستان میں ہونے والی سیرت نگاری میں ادبی پہلو بھی نمایاں رہا ہے۔اس سلسلے کی چند اہم کتابوں کے نام درجِ ذیل ہیں: ہادی عالم (غیر منقوط)/ مولانا ولی رازی (۱۹۸۲ء)، درِ یتیم/ ماہر القادری (۲۰۰۲ء)، سید العرب/ محمود رضوی،

ننھے حضور ﷺ (۲۰۰۶ء)/احسان بی۔اے۔حیاتِ سرورِ کائنات (۲۰۰۸ء)/علامہ واحدی، جب حضور آئے/ محمد متین خالد، رسول اعظم ﷺ/ خیال آفاقی (۲۰۱۶ء)۔

محاکاتی اسلوب

سیرت رسول کا موضوع اتنا نازک ہے کہ مؤرخ کے بھی اس وادی میں پرُ جل اٹھتے ہیں چہ جائیکہ اسے کہانی کے پیرائے میں بیان کرنا۔ یہ راستہ نہایت نازک اور تلوار کی دھار کی طرح تیز اور باریک ہے۔ بعض اہل قلم نے افسانوی اور تخلیقی انداز میں حضور ﷺ کی سیرت کو پیش کیا ہے۔ اس طبقے میں مولانا عبدالحلیم شرر، احسان بی اے، ماہر القادری علامہ راشد الخیری اور پروفیسر خیال آفاقی کے نام لیے جاسکتے ہیں۔

پروفیسر خیال آفاقی کی کتاب "رسولِ اعظم ﷺ" ادبی و محاکاتی اسلوب میں لکھی جانے والی ایک جدید تر کتاب ہے۔ ۱۳۶۴ صفحات پر محیط اس کتاب میں سیرت کے واقعات کے بیان میں صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور واقعات کوان کی پوری جزئیات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ بیانِ سیرت کے ساتھ ساتھ عرب معاشرت اور تہذیب و ثقافت کا بھرپور نقشہ بھی ہمارے سامنے آجاتا ہے جس سے تفہیمِ سیرت آسان ہو جاتی ہے۔

عسکریاتِ سیرت

عسکریات سیرت پر جو کام بیسویں صدی میں ہوا وہ ماضی کے کاموں سے بہت مختلف اور منفرد ہے۔ حدیثِ دفاع اردو زبان میں ایک تربیت یافتہ اور تجربہ کار جنرل محمد اکبر خان کے قلم سے رسول اللہ ﷺ کی حکمت حربی کا مطالعہ کرنے کی پہلی کوشش ہے۔[8] محض معلومات فراہم نہیں کی گئیں بلکہ فنی اعتبار سے جو حکمتِ عملی اللہ کے رسول ﷺ نے اختیار کی، اس کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس میں انھوں نے حضور ﷺ کی حربی حکمت عملی اور طریقہ جنگ، اہم غزوات کا تجزیہ، ہجرت اور یثرب کی دفاعی پوزیشن، اسلام کے اصول جنگ، مقاماتِ جنگ، نتائج جنگ ان سب چیزوں پر تفصیل سے اظہار خیال کیا ہے۔ اس موضوع پر پاکستان میں شائع ہونے والی دوسری اہم کتاب بریگیڈیئر گلزار احمد کی غزواتِ نبوی ہے۔ یہ کتاب دس جلدوں میں ہے اور ہر غزوے کی تفصیل الگ الگ بیان کی گئی ہے۔

عسکریاتِ سیرت کے موضوع پر چند دیگر کتابوں کے نام درج ذیل ہیں: غزوات النبی ﷺ (۱۹۸۱ء)/ علامہ نور بخش توکلی، اسلام کا عسکری نظام، سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں (۲۰۰۲ء)/ تسنیم کوثر، آنحضرت ﷺ بحیثیت سپہ سالار/ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن، نبی اکرم ﷺ بحیثیت سپہ سالار (۲۰۰۳ء)/مولانا عبدالرحمٰن کیلانی، نبی کریم ﷺ کی فوجی حکمت عملی (۲۰۰۶ء)/ محمد یاسین سروہی۔

موضوعاتی سیرت نگاری

ذاتِ اقدس ﷺ کے کسی خاص پہلو کو موضوع بنا کر اس کی جزئیات کو شرح و بسط کے ساتھ قلمبند کرنے کا رجحان قدیم سیرت نگاروں کے ہاں بھی موجود تھا۔ البتہ قیامِ پاکستان کے بعد اس میں اضافہ دیکھنے میں آیا خاصا موضوعاتی تنوع بھی دیکھنے کو ملا۔ سیرتِ طیبہ ﷺ کے بعض اہم موضوعات پر علیحدہ علیحدہ کتب تالیف کی گئیں۔ جن پر پہلے زیادہ مرتب کام نہیں ہوا تھا۔ موضوعاتی سیرت نگاری کے حوالے سے چند اہم کتابوں کے نام درجِ ذیل ہیں:

نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی (۱۹۹۹ء)/ ڈاکٹر نور محمد غفاری، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی (۱۹۶۱ء)/ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، عہدِ نبوی کے میدانِ جنگ (۱۹۸۲ء)/ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، فصاحتِ نبوی ﷺ (۱۹۸۳ء)/ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، عہد نبوی ﷺ میں شعر وادب (۲۰۰۶ء) / شیریں زادہ خدوخیل ، عہد نبوی میں ریاست کا نشو و ارتقا (۲۰۰۸ء)/ ڈاکٹر نثار احمد ، نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی (۲۰۰۱ء)/ حافظ سعد اللہ، فرہنگ سیرت (۲۰۰۳ء)/ حافظ سید فضل الرحمٰن، خطبہ حجۃ الوداع (۲۰۰۵ء)/ ڈاکٹر نثار احمد، خطابت نبوی ﷺ (۲۰۰۹ء)/ ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن ، سیرت و سفارتِ رسول ﷺ (۱۹۹۶ء)/ مولانا مجاہد الحسینی، نبی کریم ﷺ بہ حیثیت معلم (۲۰۰۵ء)/ ڈاکٹر فضل الٰہی، حضرت محمد ﷺ بحیثیت طبیب اعظم (۲۰۰۶ء)/ حکیم ایم۔اے۔ قاسم، نبی کریم ﷺ بہ حیثیت مثالی شوہر (۲۰۰۳ء)/ ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، رسول اللہ ﷺ کی زرعی منصوبہ بندی (۱۹۸۶ء)/ محمد اسلم ملک، خصائص مصطفٰی (۲۰۰۲ء)/ ڈاکٹر محمد طاہر القادری، پیغمبر اسلام اور بنیادی انسانی حقوق (۲۰۰۷ء)/ حکیم محمود احمد ظفر، رسولِ عربی اور عصرِ جدید (۱۹۸۸ء)/ علامہ سید محمد اسماعیل، جامع مکاتیب الرسول ﷺ (۲۰۱۱ء)/ ابو بہلول غلام الرسول عائلی، منہج انقلابِ نبوی ﷺ (۱۹۸۷ء)/ ڈاکٹر اسرار احمد ، الامین ﷺ (۲۰۰۰ء)/ محمد رفیق ڈوگر، رسول اللہ ﷺ بحیثیت شارع و مقنن (۲۰۰۵ء)/ ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی، خصائص نبوی اور احکامِ امت (۲۰۱۳)/ ڈاکٹر محمد وکیل، مکی دور میں مخالفینِ اسلام کا طرزِ عمل (۲۰۱۳ء)/ ڈاکٹر محمد رفیق، معاشِ نبوی ﷺ (۲۰۱۵ء)/ ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی، عہد نبوی میں قریش و ثقیف تعلقات (۲۰۱۵ء)/ ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی، دعوتِ نبوی اور مخالفتِ قریش (۲۰۱۳ء)/ ڈاکٹر نثار احمد، معیشتِ نبوی ﷺ (۲۰۱۳ء)/ سید فضل الرحمٰن، السیرۃ النبویہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، توقیتی مطالعہ / پروفیسر ظفر احمد، ادب النبی ﷺ / مولانا مفتی شفیع، حدیثِ دفاع / میجر جنرل محمد اکبر خان، معراج النبی ﷺ / علامہ سعید احمد کاظمی، اخلاق پیمبری / طالب ہاشمی، فصاحتِ نبوی (۱۹۸۸ء)/ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، سرورِ کونین کی فصاحت / علامہ

شمس بریلوی، مکتوباتِ نبوی (۱۹۷۸ء)/ مولانا سید محبوب رضوی، طب نبوی اور جدید سائنس (۱۹۸۷ء)/ ڈاکٹر خالد غزنوی، اسوہ حسنہ اور علم نفسیات/ سیدہ سعدیہ غزنوی۔

سیرت نگاری کا عوامی رجحان

آزادی کے بعد ذرائع ابلاغ خصوصاً اخبارات و جرائد نے سیرت رسول ﷺ کی ترویج و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اخبارات و جرائد مختلف مواقع پر خصوصاً ۱۲ ربیع الاول، میلاد النبی ﷺ کے موقع پر سیرت کے مختلف پہلوئوں پر عام فہم مضامین شائع کرتے ہیں۔ جسے سیرت نگاری کا عوامی رجحان قرار دیا جاسکتا ہے۔[9]

منظوم کتبِ سیرت

منظوم کتبِ سیرت بھی اردو سیرت نگاری کا ایک اہم حصہ ہیں۔ اب تک ۱۰۰ سے زائد منظوم کتبِ سیرت شائع ہو چکی ہیں۔ اس سلسلے کی چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں: خوش بو کا سفر، سلامتی کا سفر/ اعجاز رحمانی (۲۰۰۱ء)، نام بہ نام مدحت/ انوار عزمی (۱۹۹۸ء)، مثنوی جمالِ محمد ﷺ/ سید شمس الحق بخاری (۱۹۸۲ء)، محامد پیغمبری/ مفتی احمد یار خان نعیمی (۱۳۵۷ھ)، بلغ العلیٰ بکمالہ/ خورشید ناظر (۲۰۰۸ء)، سیرتِ منظوم/ راجا رشید محمود، منحمنا/ عبدالعزیز خالد، نزہتِ مصطفیٰ ﷺ/ جاوید اقبال مظہری مجددی (۲۰۰۳ء)، صفاتِ سرورِ عالم ﷺ/ نصیر کوٹی، سرورِ کائنات (۲۰۰۵ء)/ گہرا عظمی۔

خواتین کی سیرت نگاری

پاکستان میں سیرت نگاری کے میدان میں خواتین نے بھی بڑا کام کیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت تک مجموعی طور پر خواتین کی تحریر کردہ ڈیڑھ سو سے زائد کتب اردو میں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں بعض کتب اپنے موضوع پر اہمیت کی حامل ہیں۔ مثلاً: ہمارے حضور ﷺ (۲۰۰۳ء)/ اہلیہ سہراب نور، صاحبِ قرآن بہ نگاہِ قرآن (۲۰۰۷ء)/ اہلیہ سہراب نور، محسنِ نسواں/ خیر النساء، نسب نامہ نبوی/ پروفیسر مسز مدثر حمید، حضور ﷺ کا بچپن/ شہناز کوثر، حضور ﷺ کی معاشی زندگی/ شہناز کوثر، سیدنا احمد ﷺ/ رابعہ سرفراز، آں حضرت ﷺ اور خواتینِ اسلام/ مسز تسلیم انور سربیہ، معلم اعظم ﷺ/ منورہ نوری خلیق، سراجاً منیر/ شاہدہ ناز قاضی، دورِ نبوت میں شادی بیاہ کے رسم و رواج اور پاکستانی معاشرہ/ نبی کریم ﷺ بہ طور ماہرِ نفسیات/ سیدہ سعدیہ غزنوی، سلطنتِ مدینہ کے سفیر صحابہ/ تبسم محمود غضنفر، سیرت نگاری کا آغاز و ارتقا/ نگار سجاد ظہیر، ذکر محمد ﷺ ویدوں اور پرانوں

میں/مونا میر (مترجم)، طبِ نبوی ﷺ/ ڈاکٹر غزالہ علیم، پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ (۲۰۰۴ء)/بشریٰ امام الدین۔

بچوں کا سیرتی ادب

پاکستان میں سیرت نگاری کے میدان میں ایک اہم کام بچوں کے ادب کے حوالے سے ہوا ہے۔ چند کتابوں کے نام درجِ ذیل ہیں: سب سے بڑا انسان ﷺ/ حکیم محمد سعید، دانائے سبل/ حکیم محمد سعید، نقوشِ سیرت/ حکیم محمد سعید، سب سے بڑا انسان ﷺ (۱۹۸۴ء)/سید نظر زیدی، محمد عربی/خورشید احمد انور، ہمارے پیارے نبی ﷺ/ سعید احمد صدیقی، بچوں کے حضور/ صدیق شاکر، ہمارے حضور/ عابد نظامی، اللہ کے رسول ﷺ (۱۹۷۷)/ شرافت حسین، ننھے رسول ﷺ (۲۰۰۷ء)/ محمد یاسین سروہی، اسوہ رسول ﷺ اور کم سن بچے/ بیگم و محمد مسعود عبدہ، ہمارے رسول: قوم کے نونہالوں کے لیے سیرت طیبہ (۲۰۰۲ء)/ طالب ہاشمی، حضور ﷺ کی بچوں سے محبت اوران کی تعلیم و تربیت (۲۰۰۵ء)/ابو طلحہ محمود، حضور ﷺ کی بچوں سے محبت (۲۰۰۳ء)/ علامہ شاہ تراب الحق قادری، پیارے نبی ﷺ کا پیارا بچپن (۲۰۱۰ء)/ منصور احمد بٹ، دربارِ نبوی اور پیارے بچے/ محمد مشتاق کلوٹا، پیارے نبی ﷺ کا حسنِ سلوک (۲۰۱۳)/ محمد مشتاق کلوٹا، سنہری سیرت النبی ﷺ/ ڈاکٹر اسماعیل بدایونی۔

مطالعہ سیرت اور مستشرقین

پاکستان میں اردو سیرت نگاری کے ضمن میں "مطالعہ سیرت اور مستشرقین" کے عنوان پر بھی خاصا کام ہوا ہے۔ مستشرقین کی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس حوالے سے بعض مفصل کام بھی سامنے آئے ہے۔ جن میں سے چند کے نام حسبِ ذیل ہیں: مستشرقین اور مطالعہ سیرت (۱۹۸۵ء)/ ڈاکٹر نثار احمد، رسول مبین/ پروفیسر احسان الحق (۱۹۹۳ء)، اسلام، پیغمبر اسلام اور مستشرقین/ عبدالقادر جیلانی، ضیاء النبی (ج ۶، ۷)/ علامہ عبدالرسول ارشد، مطالعہ سیرت اور مستشرقین/ڈاکٹر محمود احمد غازی (۲۰۱۲ء)، سیرت النبی ﷺ اور مستشرقین/ مرتب: حافظ عبدالغفار (۲۰۱۵ء)، محمد رسول اللہ ﷺ، مستشرقین کے خیالات کا تجزیہ/پروفیسر محمد اکرم طاہر (۲۰۱۴ء)۔

محاضرات سیرت

پاکستان میں سیرتی ادب میں ایک اہم اضافہ محاضرات سیرت کی صورت میں ہوا۔ اس سلسلے میں پاکستان میں سب سے زیادہ مقبول ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے ۸ مارچ تا ۲۰، مارچ (۱۹۸۰ء) اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں دیے جانے خطبات ہیں جو "خطباتِ بہاول پور" کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔ اس کے علاوہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں ڈاکٹر سید

سلمان ندوی کے آٹھ خطبات جو خطباتِ سیرت کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ دیگر خطبات میں: محاضراتِ سیرت (۲۰۰۶ء)/ڈاکٹر محمود احمد غازی، قانون بین المالک (خطبات بہاول پور دوم۔۱۹۹۵ء)/ڈاکٹر محمود احمد غازی، خطباتِ سیرت (۲۰۱۵ء)/ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی، خطباتِ سرگودھا (۲۰۱۵ء)/ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی قابلِ ذکر ہیں۔

مقالاتِ سیرت کی جمع و تدوین کا رجحان

سیرت پر کتب کے ساتھ ساتھ بے شمار مقالات و مضامین بھی تحریر کیے گئے ہیں، ان میں بہت سے مقالات کے مجموعے کتابی شکل میں مرتب ہو کر قارئین کے استفادے کا باعث بنے۔ ان مقالات میں سب سے بڑی تعداد تو وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام شائع ہونے والے مقالاتِ سیرت کی ہے، جس کے تحت اب تک چالیس سے زائد جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کے علاوہ مقالاتِ سیرت کے مجموعے دو طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ مجموعے ہیں جو کسی کانفرنس یا سیمینار کے موقع پر پیش کیے جانے والے مقالات پر مشتمل ہیں، جن میں مختلف اہلِ علم اور اہلِ قلم کی نگارشات شامل ہیں۔ جب کہ دوسری نوعیت کے مجموعہ مقالات ایسے ہیں جو ایک ہی شخصیت کے مقالاتِ سیرت پر مشتمل ہیں[10]: مثلاً نقشِ سیرت/ڈاکٹر نثار احمد، تذکار محمد ﷺ / حکیم محمد سعید (مرتب)، اذکارِ سیرت/پروفیسر سید محمد سلیم، نقوشِ سیرت/شیر محمد زمان چشتی، عہدِ رسالت میں معاشرہ اور مملکت کی تشکیل/ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی، جواہرِ سیرت/مولانا محمد حنیف جالندھری، آئینہ نبوت/محمد منیر قمر سیالکوٹی، پیغمبر امن و سلامتی/ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (مرتب)، پیغمبرِ اخلاق/ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن (مرتب)، رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت شارع و مقنن (۲۰۰۵ء)/ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی۔

رسائل و جرائد کے سیرت نمبر

پاک و ہند میں رسائل و جرائد کی ایک طویل تاریخ ہے، ان رسائل کی خاص اشاعتیں وقتاً فوقتاً منظرِ عام پر آتی رہی ہیں، ان اشاعتوں میں سیرت نمبر بھی شامل ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کی دیگر زبانوں کے مقابلے میں اردو ہی میں سب سے زیادہ رسائل و جرائد کے سیرت نمبر شائع ہوئے، جنھوں نے سیرت نگاری کی ترویج و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ بعض رسائل کی سیرت کے حوالے سے اشاعتیں تو سیرتی ادب میں دائرہ معارف کی حیثیت رکھتی ہیں، بہ طور حوالہ نقوش کے سیرت نمبر[11] کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی تقریباً ہر مجلے نے اپنی کسی نہ کسی اشاعت کو

سیرتِ طیبہ کے حوالے سے خاص کیا ہے[12]۔ان سیرت نمبروں کی تاریخ کا تفصیلی جائزہ اور اشاریہ بھی شائع ہو چکا ہے۔[13]

چند اہم سیرت نمبر درجِ ذیل ہیں:

- سیرت نمبر، ماہنامہ فاران، کراچی، ۱۹۵۶ء، ۱۹۸۲ء
- منصب رسالت نمبر، ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۶۱ء
- رسول نمبر، ماہنامہ خاتونِ پاکستان، کراچی، ۱۹۶۳ء، ۱۹۶۴ء
- رسول نمبر، ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ، لاہور، ۱۹۷۳ء
- سیرت نمبر، ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ، لاہور، ۱۹۹۶ء
- عید میلاد النبی نمبر، ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، ۱۹۸۲ء
- سیرت نمبر، ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد، ۱۹۸۰ء، ۱۹۹۲ء
- سیرت نمبر، رحمۃ للعالمین نمبر، ماہنامہ اردو ڈائجسٹ، لاہور، ۱۹۸۸ء، ۱۹۸۹ء
- سیرت رسول نمبر، ماہنامہ مسیحائی، کراچی، ۲۰۰۳ء
- رحمۃ للعالمین نمبر، ماہنامہ دعوۃ، اسلام آباد، ۲۰۰۹ء
- خصوصی سیرت پارے، ماہنامہ تعمیرِ افکار، کراچی ۲۰۱۰ء

مجلاتِ سیرت

ششماہی السیرۃ عالمی (کراچی): پاکستان میں سیرت نگاری کے میدان میں جو نہایت نمایاں اور قابل قدر کام سامنے آئے ہیں، ان میں ششماہی السیرۃ عالمی کا اجراء بھی ہے۔ یہ رسالہ اپنے مشمولات، علمی معیار، موضوعات کے حسن انتخاب اور مضامین کے تنوع کے اعتبار سے قابل تحسین ہے۔ السیرۃ کا پہلا شمارہ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ/جون ۱۹۹۹ء میں شایع ہوا۔ ششماہی السیرۃ کے اب تک ۳۷ شمارے شائع ہو چکے ہیں۔

السیرۃ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ بہت سی کتب قسط وار پہلے السیرۃ کی زینت بنیں، بعد میں وہ کتابی صورت میں سامنے آئیں۔ اس کے علاوہ السیرۃ میں شائع شدہ مضامین کتابی صورت میں بھی کئی مجموعوں کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس نوعیت کی کتب میں ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی کی اخلاق محمد اور مقامِ محمد ﷺ، ڈاکٹر نثار احمد کی خطبہ حجۃ الوداع اور مخالفتِ قریش اور دعوتِ نبوی ﷺ کا ارتقا، سید فضل الرحمن کی فرہنگِ سیرت، ڈاکٹر انعام الحق کوثر کی سیرت طیبہ

سے رہ نمائی اکیسویں صدی میں اور ڈاکٹر عزیز الرحمٰن کی خطابت نبوی ﷺ شامل ہیں۔ مزید برآں السیرۃ کے اداریوں پر مشتمل دو مجموعے پیغام سیرت (اول و دوم) بھی شائع ہو چکے ہیں۔

ششماہی شاہد انٹر نیشنل (کراچی): خاص سیرتِ طیبہ ﷺ کے موضوع پر شائع ہونے والا دوسرا اہم مجلہ ششماہی شاہد ہے۔ جو شاہد ریسرچ فائونڈیشن کے تحت شائع ہوتا ہے۔ فائونڈیشن کا قیام حسبِ ذیل مقاصد کے تحت عمل میں لایا گیا: ۱۔ قرآن کی روشنی میں سیرتِ طیبہ ﷺ کا مطالعہ کرنا ۲۔ عصری مسائل کا حل سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں تلاش کرنا ۳۔ اہل مغرب میں حضور ﷺ سے متعلق پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا علمی و تحقیقی انداز میں ازالہ کرنا ۴۔ عالمی سیرت کانفرنس منعقد کرنا ۵۔ جدید لائبریری قائم کرنا ۶۔ مختلف ممالک میں وہاں کے مسائل کو مد نظر رکھ کر کتبِ سیرت تحریر کرنا ۷۔ ویب سائٹ کا اجرا ۸۔ سیرت النبی ﷺ سے متعلق نصاب سازی کرنا۔

ششماہی شاہد انٹر نیشنل کے مدیر ممتاز ماہرِ تعلیم پروفیسر ڈاکٹر دلاور خاں ہیں۔ اس مجلے کا اجراء جنوری ۲۰۱۵ء میں ہوا۔ جس کا مقصد بنیادی مقصد کلامی بحثوں کی بجائے امت مسلمہ کے مسائل کو پیش نظر رکھ کر سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ان کا حل تلاش کرنا ہے۔[14]

قومی و بین الاقوامی سیرت کانفرنسیں

پاکستان میں اردو سیرت نگاری کا جائزہ لیتے ہوئے وزارت مذہبی امور، حکومتِ پاکستان، اسلام آباد کے زیر اہتمام ہونے والی قومی و بین الاقوامی کانفرنسوں اور ان کے موضوعات کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ سیرت کانفرنسوں کا آغاز ذوالفقار علی بھٹو نے کیا تھا اور اسے باقاعدہ ایک تحریک کی شکل صدر جنرل ضیاء الحق نے دی۔ ان کانفرنسوں نے بھی مطالعہ سیرت کو فروغ دینے، پیغامِ سیرت کو پھیلانے اور موضوعاتِ سیرت کو وسعت دینے میں اہم کردار ادا کیا۔[15] ۱۹۷۷ء سے اس کا باقاعدہ آغاز ہوا اور تاحال یہ سلسلہ جاری ہے۔

اس کے علاوہ وزارتِ مذہبی امور کا یہ بھی معمول رہا ہے کہ وہ بعض اوقات خواتین کے لیے علیحدہ موضوع کا انتخاب کرتی ہے۔ وزارتِ مذہبی امور کے تحت ہونے والی ان کانفرنسوں کے موضوعات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وجہ سے سیرتی ادب میں ایک عنصر پیدا ہوا، وہ تھا جدید مسائل کو سیرتِ طیبہ اور تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں دیکھنے اور ان کا حل تلاش کرنے کا رجحان۔ اس کے نتیجے میں سیرتِ طیبہ کے اطلاقی پہلو پر لکھنے اور غور و فکر کرنے کے رجحان میں بھی اضافہ ہوا، جس کے اردو سیرت لٹریچر پر مثبت اثرات ہوئے۔

مسانیدِ سیرت اور شعبہ ہائے علوم اسلامیہ

علاوہ ازیں پاکستان بھر کی جامعات میں مسانید سیرت اور شعبہ ہائے علومِ اسلامیہ موجود ہیں۔ جہاں ایم۔فل۔اور پی ایچ۔ڈی۔کی سطح پر سیرت کے مختلف عنوانات پر تحقیقی مقالات لکھے جارہے ہیں۔ جن کی تعداد خاصی ہے۔ بعض مقالات کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکے ہیں، مطبوعہ مقالات میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں: اردو نثر میں سیرتِ رسول ﷺ (۱۹۸۹ء)/انور محمود خالد، رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام (۱۹۹۶ء)/ڈاکٹر محمد یونس، اردو میں میلاد النبی ﷺ۔ تحقیق، تنقید، تاریخ (۱۹۹۸ء)/ محمد مظفر عالم جاوید صدیقی، آنحضرت ﷺ کی تعلیمی پالیسی (۲۰۰۶ء)/ڈاکٹر گجر خاں غزل کاشمیری، اسلام، پیغمبرِ اسلام اور مستشرقینِ مغرب کا اندازِ فکر (۲۰۰۶ء)/ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی، عہدِ نبوی میں ریاست کا نشوو ارتقا (۲۰۰۸ء)/ ڈاکٹر نثار احمد، درس گاہِ صفہ کا نظامِ تعلیم و تربیت/ تفسیر عباس۔

حاصلِ کلام

ایک جدید تر تحقیق کے مطابق 1948ء تا 1980ء سیرت النبی ﷺ پر شائع ہونے والی کتابوں کی تعداد 1138 ہے جب کہ 1980ء تا حال شائع ہونے والے کتابوں کی تعداد 6214 ہے۔ رسائل و جرائد کے سیرت النبی ﷺ پر شائع ہونے والے خصوصی شماروں کی تعداد 842 ہے۔[16]

پاکستان میں سیرت نگاری کے فروغ کے اس مختصر سے جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد سیرت نگاری کے میدان نے وسعت اختیار کی اور فن سیرت کو عروج حاصل ہوا۔ نئے موضوعات پر لکھا گیا۔ نئے لکھنے والے سامنے آئے، نئے اسالیب وجود میں آئے اور پروان چڑھے۔ روایت کے ساتھ درایتی و تجزیاتی پہلو بھی سیرت نگاری کا حصہ بنا۔ پاکستان کی پچھتّر سالہ تاریخ میں سیرت نگاری کے فروغ کے حوالے سے کی جانے والی یہ کاوشیں لائق تحسین بھی ہیں اور سیرت نگاری کے میدان میں پاکستان کی علمی تاریخ کے لیے مایہ افتخار بھی ہیں۔

(References)

[1]۔ خالد، ڈاکٹر انور محمود، اردو نثر میں سیرت رسول، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۸۹ء، ص ۶۰۱

[2]۔ اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ، ص ۶۹۹۔۷۰۰

[3]۔ عزیز الرحمن، ڈاکٹر سید، پاکستان میں اردو سیرت نگاری، کراچی: زوار اکیڈمی، ۲۰۱۸ء، ص ۱۶۔۱۷

[4]۔ عزیز الرحمن، ڈاکٹر سید، (پیش گفتار)، جدید اردو کتابیاتِ سیرت، مرتبہ: حافظ محمد عارف گھانچی، کراچی: دار العلم والتحقیق کراچی، ۲۰۰۹ء، ص ۱۶

5۔ گھانچی، حافظ محمد عارف، جدید اردو کتابیاتِ سیرت، کراچی: دار العلم والتحقیق، ۲۰۰۹ء، ص ۲۶۴

6۔ قومی رحمۃ للعالمین و خاتم النبیین ﷺ اتھارٹی۔ اتھارٹی کے قیام کا آرڈیننس صدر پاکستان عارف علوی نے 14 اکتوبر 2021ء کو جاری کیا تھا۔ 6 جون 2022ء کو قومی اسمبلی میں رحمت للعالمینؐ بل نام کی تبدیلی کے ساتھ متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا، اب اس بل کا نام رحمۃ للعالمین و خاتم النبیین اتھارٹی بل ہے۔

7۔ صدیقی، ڈاکٹر محمد شکیل، برصغیر پاک و ہند میں سیرت نگاری کے رجحانات (۱۸۵۷ء۔۱۹۸۷ء)، مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی۔ (غیر مطبوعہ)، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی، ۲۰۰۵ء، ص ۲۴۱

8۔ غازی، ڈاکٹر محمود احمد، محاضراتِ سیرت،، ص ۶۸۳

9۔ صدیقی، ڈاکٹر محمد شکیل، برصغیر پاک و ہند میں سیرت نگاری کے رجحانات (۱۸۵۷ء۔۱۹۸۷ء)، ص ۲۴۹

10۔ عزیز الرحمٰن، ڈاکٹر سید، پاکستان میں اردو سیرت نگاری، ص ۱۰۷

11۔ ماہنامہ نقوش، لاہور، مدیر: محمد طفیل، ۱۹۸۲ء۔۱۹۸۴ء

12۔ شیخ، محمد سعید، اشاریہ شش ماہی السیرۃ عالمی، کراچی: زوار اکیڈمی، ۲۰۱۲ء، ص ۱۷

13۔ دیکھیے: "بیسویں صدی کے سیرت نمبر" (تحقیقی و تعارفی جائزہ)، مرتب: پروفیسر جاوید اقبال، گوجرانوالہ: فروغِ ادب اکادمی، ۱۹۹۹ء

14۔ خاں، پروفیسر ڈاکٹر دلاور، شش ماہی شاہد انٹرنیشنل، شمارہ نمبر ا، جنوری تا جون ۲۰۱۵، ص ا

15۔ عزیز الرحمٰن، ڈاکٹر سید، پاکستان میں اردو سیرت نگاری، ص ۱۵۰

16۔ گھانچی، حافظ محمد عارف، جدید کتابیاتِ سیرت، غیر مطبوعہ